بازار ضرور جاؤنگی

سلیم رؤف

بِسمِ اللہ

اللہ بزرگ و برتر کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے مجھے یہ ننھے مُنّے کتابچے لکھنے کی توفیق بخشی اور پھر ان میں اتنا اثر اور برکت دی کہ تقریباً نصف کروڑ افراد اِن کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ مختلف زبانوں میں تراجم کئے گئے۔ ہزاروں خطوط موصول ہوئے، لاکھوں بہن بھائیوں نے فون پر رابطہ کیا، ہزاروں بالمشافہ ملے اور بتایا کہ کس طرح اِن تحریروں نے اُن کی زندگی کا رُخ بدلا۔

o لاہور:- "بسنت سے پہلے میں چالیس ہزار روپے کی ڈور اور پتنگیں خرید کر لایا۔ ایک دوست نے "واہ رے مسلمان" پڑھنے کو دیا۔ پڑھتے ہی دُوکاندار کے پاس گیا اور رقم واپس لے کر اللہ کی راہ میں دے دی"۔

o گوجرانوالہ:- "نمازِ جمعہ کے بعد ایک صاحب "ننھا مبلغ" تقسیم کر رہے تھے۔ میں بھی لیکر گھر پہنچا، بیٹی سے کہا پڑھ کر سناؤ، سُنتے ہی سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ کل بیٹی کے جہیز کے لیے رنگین ٹی وی لانا تھا، اب اس نے لینے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ کو مبارک ہو کہ آج کے بعد ہمارے گھر کبھی ٹی وی نہیں چلے گا"۔

o سیالکوٹ:- "کافی عرصہ منع کرتا رہا مگر بچے باز نہ آئے، آج آپ کا کتابچہ پڑھ کر انہوں نے ڈور اور پتنگوں کو آگ لگا دی۔ میری خواہش ہے کہ سیالکوٹ کا ہر فرد اسے پڑھے۔ آپ مجھے بیس ہزار کتابچے ابھی بھیج دیں"۔

o فیصل آباد:- "سلیم بھائی! تمام کتابچوں کے 500 سیٹ بھیج دیں۔ ایک دوست کی بارات میں پانچ سو مرد خواتین مدعو ہیں۔ میری خواہش ہے کہ میرج ہال کے گیٹ پر ہر مہمان کو لفافے میں پیک کر کے ایک ایک سیٹ تحفہ دوں"۔

o واہ کینٹ:- "میرے بھائی نے آپکا ایک کتابچہ پڑھا اور الحمدللہ اس دن سے کوئی نماز نہیں چھوڑی"۔

o بہاولپور:- "اتنا لمبا سفر کر کے صرف آپ کو مبارکباد دینے آیا ہوں اور یقیناً آپکو خوشی ہو گی کہ پچاس سال تک داڑھی مونڈتا رہا مگر اب الحمدللہ "شیطان سے انٹرویو" کی برکت سے پورے گھر کی کایا پلٹ چکی ہے"۔

o سعودی عرب:- "آپ کو دیکھنے سے پہلے ذہن میں ایک بوڑھے سے آدمی کا خاکہ تھا۔ بہر حال آپ کے صرف ایک کتابچے کی ایک لاکھ فوٹو کاپیاں جدّہ شہر کے ایک ایک گھر، دوکان اور دفتر میں تقسیم کر چکا ہوں"۔

o انگلینڈ:- "35 سال سے یہاں مقیم ہوں۔ ایک دوست سے "اور میں مر گیا" سُنا، سُنتے ہی مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی، سوچا یہاں تو بے شُمار لوگ ہیں جو اُردو بول سکتے ہیں، پڑھ نہیں سکتے۔ وہ بھی سُنیں تو شاید کسی کی اِصلاح ہو جائے۔ آپ تحریری اجازت نامہ بھیجیں تا کہ میں ان کے آڈیو کیسٹ بنوا کر یہاں تقسیم کروں"۔

آخر میں اُن تمام بہن بھائیوں کیلئے دُعا گو ہوں، جنہوں نے ان کتابچوں کی تقسیم میں خصوصی دلچسپی لی۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو اُن سب کے لئے صدقہ جاریہ اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے، اللہ تعالیٰ میرے ماں باپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

مُحتاجِ دُعا و اِصلاح

سلیم یوسف

موبائل: 0300-6404457

بازار ضرور جاؤنگی

پنکی بہن! آج پھر میکے آئی ہوئی ہو، خیر تو ہے! کیا پھر کوئی جھگڑا ہوا ہے؟

سُمَیّہ بہن! (ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے) کوئی نئی بات ہو تو بتاؤں، میرا تو ہر روز کا معمول بن چکا ہے۔ اب تو لگتا ہے جیسے میں کوئی لڑکی نہیں بلکہ شٹل کاک ہوں۔ کبھی میکے، کبھی سسرال، کبھی سسرال، کبھی میکے۔ شاید کوئی دن ایسا ہوگا کہ میرا اس سے جھگڑا نہ ہوا ہو۔ کیسی منحوس گھڑی تھی، جب میری اس سے شادی ہوئی؟ سچ پوچھو! تو یہ ساری مہربانی میری ماما کی ہے۔ کہتی تھی "بڑی چھان بین کے بعد تیرے لئے رشتہ ڈھونڈا ہے۔ بیٹی! تیرا میاں پروفیسر ہے پروفیسر، چراغ لے کر بھی ڈھونڈوگی تو ایسا رشتہ نہیں ملے گا"۔ کیسا ظلم کمایا میرے ممی ڈیڈی نے، بھلا چراغ لیکر اس جیسا ہی ڈھونڈنا تھا؟ بہن! اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ پروفیسر اس طرح کے ہوتے ہیں تو یقین مانو اسی وقت انکار کر دیتی۔

ماما نے جب آکر بتایا کہ بات پکی ہوگئی، تو شادی ہونے تک سارا دن میری آنکھوں کے سامنے وہی نقشہ گھومتا جو میں آزادی کے دنوں میں فلموں اور ڈراموں میں دیکھا کرتی تھی۔ وہ کھلنڈرا سا، کالج کی نوجوان لڑکیوں کے ساتھ گھل مل جانے والا، کبھی ہوٹل میں کسی طالبہ کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے، کبھی باغ کے ایک کونے میں بیٹھ کر ہنسی مذاق کرنے والا۔ واہ! کیا آئیڈیل تھا وہ؟ مگر افسوس اس خشک مولوی نے سارے آئیڈیل کا ستیاناس کر دیا۔

بہرحال! آج میں ارادہ سے آئی ہوں، آج کے بعد اس کے گھر نہیں جاؤں گی، مرجانا منظور کرلوں گی مگر اس کے ساتھ نہیں رہوں گی۔ برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے، پانچ سال ہوئے قید بامشقت کاٹ رہی ہوں۔ ان مردوں نے ہم عورتوں کو سمجھا کیا ہے؟ بہن! اِن پانچ سالوں میں حرام ہے کہ سینما گھر جاکر کوئی فلم دیکھی ہو۔ شادی سے پہلے اکثر آؤٹنگ کرنے کسی نہ کسی سینما فلم دیکھنے جاتی، حالانکہ گھر میں ٹی وی، وی سی آر، اور ڈش موجود تھی۔ اکثر جب گھر والے سوجاتے تو میں اکیلی کمرے میں رات گئے تک فلمیں دیکھا کرتی اور وہ بھی اپنی مرضی کی۔ اللہ بھلا کرے گلی کے ان بچوں کا، بہت تعاون کیا انہوں نے میرے ساتھ۔ میں پرچی بھیج کر کونے والے ویڈیو سنٹر سے "صبح صبح" گیارہ بجے فلم منگوا لیتی مگر بعد میں کیبل نے یہ مشکل بھی آسان کردی۔ کیبل پر تو اتنے چٹ پٹے پروگرام ہوتے کہ اپنا پی ٹی وی سوائے بوریت کے کچھ بھی نہیں۔ سحری اذان ہوتی تو پھر کہیں میری آنکھوں میں نیند آتی، مگر کبھی میرے ڈیڈی نے مجھے منع نہیں کیا۔ ماما نے بھی کبھی نہیں روکا مگر ان الفاظ میں کہ "بیٹی! اتنی فلمیں نہ دیکھا کرو، نظر پر بُرا اثر پڑے گا، نظر کمزور ہوجائے گی، عینک لگ گئی تو رشتہ ملنا دشوار ہوجائے گا"۔

مگر ایک پروفیسر صاحب کا گھر ہے کہ ابھی تک ٹی وی جیسی نعمت سے محروم ہے، پھر پہرے دار صاحب صبح صبح نماز کے لئے اُٹھا دیتے ہیں، نہ اُٹھوں تو سارا دن کُپّے کی طرح منہ پھلائے رکھتا ہے، نہ جانے کب سوتا ہے اور کب جاگتا ہے۔ یقین مانو! یہ میں ہی جانتی ہوں یا میرا اللہ کہ اتنا عرصہ فلموں اور ڈراموں کے بغیر میری گزر کیسے ہوئی بلکہ بعض دفعہ تو میں خود بھی حیران ہوتی۔ ہاں! کبھی کبھی داؤ چل جاتا جب ماما کے گھر آتی تو ایک آدھ ڈرامہ نصیب ہوجاتا مگر جب پانچ سات دن رہنا ہوتا تو اگلی پچھلی ساری کسر نکال کر واپس جاتی۔

اچھا اور سنو! ایک بچی ہے، جسے ہر وقت عجیب قسم کی "پٹیاں" پڑھاتا رہتا ہے۔ "بیٹی! جو ٹی وی دیکھتے ہیں اللہ میاں اُنہیں بہت مارتے ہیں"۔ بہن! بچی ابھی تین سال کی نہیں ہوئی مگر "بڑے میاں سو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ"۔ جسے بھی ٹی وی کے سامنے بیٹھے دیکھتی ہے فوراً پاس جاکر کہتی ہے "ٹی وی دیکھ رہے ہو ناں! دیکھنا تمہیں اللہ میاں بہت ماریں گے" کیا پدّی کیا پدّی کا شوربا! اُسے تو باپ کے لاڈ پیار نے اتنا بدتمیز بنا دیا ہے کہ اپنے نانا اور نانو کو بھی فلم دیکھنے پر معاف نہیں کرتی، پرانی روح کہیں کی۔

پنکیبہن! تم نے تو پرانے مُردے اُکھیڑنا شروع کر دیئے۔ یہ بتاؤ! آج کیا ہوا؟
لو آج کی سنو! پہلے بھی اس کے کالج جانے کے بعد میں اکثر بازار چلی جایا کرتی تھی، کبھی اپنے کام اور کبھی محلے کی لڑکیوں کے ساتھ، مگر اسے خبر تک نہ ہوتی۔ نہ جانے آج کوئی دن ہی منحوس تھا۔ کالج میں ہڑتال ہوئی اور یہ مولوی صاحب جلدی گھر آ گئے۔ بازار ذرا دیر ہو گئی، ایک سہیلی نے بیوٹی پارلر سے بال کٹوانے تھے اُس کے ساتھ میں بھی پارلر میں بیٹھی ہیر کٹنگ کے مختلف سٹائل دیکھتی رہی۔ میں نے ساتھ والی لڑکیوں سے کہا بھی کہ دیر کافی ہو گئی ہے، واپس چلنا چاہئے مگر وہ بضد تھیں کہ چاٹ اور کون آئس کریم کھائے بغیر واپس جانا کہاں کی عقلمندی ہے؟ بہن! تمہیں تو شاید پتہ نہ ہو کہ چاٹ اور کون آئس کریم کی دوکان پر کتنی بھیڑ ہوتی ہے۔ وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ چاٹ دوکان کے باہر کھڑے کھائی اور کون سب راستے میں کھاتی آ رہی تھیں مگر آج چاٹ اور کون بہت مہنگی پڑی۔ نہ جانے کب سے انتظار کر رہا تھا۔ میرے گھر پہنچتے ہی مجھ پر برس پڑا جیسے میں اس کی زرخرید غلام ہوں، سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو، رُعب ہو گا تو کالج کے لڑکوں پر، مجھ پر زیادہ رُعب جما کر تو دیکھے۔ دراصل حماقت مجھ سے ہوئی کہ میں نے ماما کی اُس نصیحت پر عمل نہ کیا جو انہوں نے مجھے رخصتی کے وقت کی تھی کہ "بیٹی! سسرال جا کر میری مثال ہر وقت سامنے رکھنا کہ کیسی شاہانہ اور دبدبے والی زندگی گزار رہی ہوں، ساری عمر تمہارے پاپا کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ میرے سامنے "اُف" بھی کریں"۔ ماما کی یہ نصیحت یاد آتے ہی میں نے بھی خوب کھری کھری سنائیں، ضدی تو میں بچپن سے مشہور ہوں، بازار جانا نہیں چھوڑوں گی۔

"بازار ضرور جاؤں گی"

پنکی بہن! کیا پروفیسر صاحب تمہیں چیزیں لا کر نہیں دیتے جو تم خود ہر روز بازار جاتی ہو؟
اَری پگلی! وہ بے چارہ تو تمام چیزیں لا کر دیتا تھا مگر جو چیز لاتا میں اُس میں کیڑے ہی نکالتی۔ وہ اتنے چاؤ سے میرے لئے کپڑے خرید کر لاتا اور آتے ہی کہتا دیکھو! میں تمہارے لئے کتنا اچھا اور خوبصورت ڈیزائن لے کر آیا ہوں۔ میں کپڑا دیکھے بغیر تیوری چڑھا کر کہتی، سو سالہ پرانا دادی اماں کے وقت کا ڈیزائن ہے جو تم خرید لائے ہو، سوٹ سلوانا ہے، کوئی کفن نہیں سلوانا، پہننے کے لئے لائے ہو یا فرش پر پھیرنے کے لئے، جاؤ واپس کر کے آؤ یا کسی سٹور والے کو دے آنا، آٹے کے تھیلے بنا لے گا۔ یہ ڈیزائن تو کوئی دو روپے گز بھی نہیں خریدتا، تم اتنا مہنگا لے آئے ہو۔ اس

طرح جب کبھی جوتالاتا تو میں دیکھتے ہی کہتی، یہ کوئی پہننے والا ڈیزائن ہے، جاؤ کسی بس یاٹرک کے آگے لٹکا آؤ اور ساتھ لکھوا آنا۔ "شالانظر نہ لگے"

پنکی بہن! کیاواقعی تمہاراخاوندایسی ہلکی چیزیں لاتا تھا؟

سُمَیّہ بہن! کیا بچوں والی باتیں کرتی ہو؟ تم بھی ساری عمر بھولی ہی رہوگی، اری! ڈیزائن تو بڑے خوبصورت ہوتے مگر پسند کر کے اپنا بازار جانا بند کروالیتی؟

پنکی! اگر تم برا محسوس نہ کرو تو سب سے پہلے مسلمان اور پھر ایک بہن کی حیثیت سے چند ایک باتیں کرلوں، اگر مرضی ہو تو مان لینا ورنہ چھوڑ دینا۔ بہن! سب سے پہلی بات کہ اب تک تم نے جتنی گفتگو کی، میں تو حیران ہوں کہ تم کیسے بُرے طریقے سے اپنے خاوند کا نام لیتی رہی۔ اس طرح کے الفاظ تو کوئی اپنے ملازم کیلئے بھی استعمال نہیں کرتا، وہ تو تمہارا شوہر ہے۔ وہ شوہر کہ جس کے بارے میں سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا "اگر میری شریعت میں سجدۂ تعظیمی جائز ہوتا تو میں عورت سے کہتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے"۔ بہن! معافی مانگو اپنے رب سے اس گناہ کی اور کچھ صدقہ دو۔ پھر تم اپنے خاوند کو بتائے بغیر گھر سے چلی جاتی ہو اس کے متعلق بھی سن لو۔ رحمت دوعالم ﷺ کے ارشاد کے مطابق "جو عورت اپنے خاوند کو بتائے بغیر گھر سے نکلتی ہے، گھر واپس آنے تک اس پر لعنت برستی رہتی ہے"۔

بہن! جن پاک دامن عورتوں کو حضور ﷺ کے اس فرمان پر پختہ یقین تھا ان کا حال یہ تھا کہ ایک صحابی سفر پر جانے لگے تو بیوی نے پوچھا واپسی کب ہوگی؟ فرمانے لگے چند ماہ لگ جائیں گے۔ بیوی نے کہا میرے لائق کوئی حکم ہو تو بتا دیں تا کہ آپ کے بعد میں اس پر عمل کر سکوں۔ کہنے لگے میرے واپس آنے تک گھر سے باہر نہ نکلنا، یہ کہا اور چلے گئے۔ بیوی کے گھر سے اطلاع آئی کہ تمھارا باپ سخت بیمار ہے۔ کچھ دیر کے لیے آجاؤ۔ بیٹی نے پیغام بھیجا، ابا جان! جس کے ساتھ آپ نے میرا نکاح کیا تھا وہ مجھے گھر سے نکلنے سے منع فرما گئے ہیں۔ (جبکہ ہمارے اس گندے معاشرے کا اصول یہ ہے "گھر والا گھر نہیں اور ہمیں کسی کا ڈر نہیں")۔ دوبارہ پیغام آیا کہ اب تیرے باپ کی زبان اور کھانا پینا بھی بند ہو چکا ہے اور ہوسکتا ہے کہ تیرے جانے تک فوت ہو چکا ہو۔ اس پاک دامن نے کہا اور تو کوئی جگہ اپیل کی نظر نہیں آتی تم دوڑ کر رحمت دوعالم ﷺ کے پاس جاؤ اور عرض کرنا کہ ایک عورت کا خاوند اسے باہر نکلنے سے منع کر گیا ہے اگر آپ

ﷺ اجازت دیں تو وہ اپنے بیمار باپ کو صرف ایک نظر دیکھ آئے۔ محسنِ اعظم جناب محمد ﷺ نے سنا اور فرمایا جس عورت کو اس کا خاوند باہر نکلنے سے منع کر جائے، میں محمد ﷺ اس کو اجازت نہیں دے سکتا۔ جب عورت کو نبی ﷺ کا فیصلہ سنایا گیا تو کہنے لگی اگر میرا باپ زندہ ہوا تو اسے عدالت نبوی ﷺ کا فیصلہ سنا دینا ورنہ میرے بھائیوں سے کہنا کہ بہن مجبور تھی اور اگر ہو سکے تو جنازہ میری گلی سے لے کر گزرنا تا کہ میں ایک دفعہ اپنے باپ کا چہرہ دیکھ سکوں۔ جنازہ لایا گیا، اس مومنہ نے باپ کا چہرہ دیکھا۔ بہن! ذرا تصور کرو کتنے آنسو بہائے ہوں گے اس نیک عورت نے؟ کتنی سسکیاں بھری ہوں گی اور کتنے خلوص سے دُعا کی ہوگی کہ اے اللہ! میں نے جو کچھ کیا تیرے نبی ﷺ کی پاک شریعت پر عمل کرتے ہوئے کیا اب تو بھی میرے باپ کے گناہ معاف فرما دے۔ بہن! کیا اللہ نے اس کے باپ کے گناہ معاف کرنے میں دیر کی ہوگی؟

بہن! بے شک تمہیں بُرا لگے مگر تمھارا اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا سراسر تمہاری زیادتی اور بہت ہی بُری حرکت ہے۔ تمہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ جس نے تمہیں اتنا نیک اور پڑھا لکھا شوہر نصیب کیا۔ تمہاری اولاد جوان ہوگی تو پھر تمہیں احساس ہو گا۔ مجھے دیکھو! الحمد اللہ میرے خاوند بھی تمہارے خاوند کی طرح علم اور عمل والے آدمی ہیں۔ ہمارے گھر بھی ٹی وی نہیں اور ٹی وی کے بغیر دیکھو ابھی تک زندہ ہیں۔ یحیٰ کے ابو جب دوکان سے آتے ہیں تو مجھے نماز پڑھتی دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ یحیٰ ابھی چار سال کا ہے مگر پوری نماز سناتا ہے اور موٹر سائیکل پر بیٹھتے ہی سواری کی دعا پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ نورانی قاعدہ بھی شروع کر رکھا ہے، گھر میں اتنا خوشگوار ماحول ہے کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتی۔ ہم تفریحی مقامات کی سیر کو بھی جاتے ہیں مگر انسانوں کی طرح۔ میں گھر میں ہلکا پھلکا میک اپ بھی کر لیتی ہوں، الحمدُ للہ ضرورت کی ہر چیز گھر میں موجود ہے، مجھے تو بازار جانے کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ یحیٰ کے ابو میرے کپڑے اور جوتے وغیرہ خود ہی خرید کر لاتے ہیں، بہت ہی اچھے ڈیزائن ہوتے ہیں۔ ہاں! اگر تھوڑی بہت کمی ہو تو میں نے کبھی نقص نہیں نکالا۔

بہن! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور تو کوئی نہیں۔ ایمانداری سے بتانا! بازاروں میں ہوتا کیا ہے؟ سب سے پہلے گھر سے کئی گھنٹے لگا کر شوخ قسم کا میک اپ کر کے نکلنا، گھر سے پردہ اوڑھ کر گلی پار کرتے ہی پردہ کھول دینا، پھر پرفیوم میں بھیگے ہوئے کپڑوں کے ساتھ راستے کی فضا کو

معطر کرتے جانا، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا واضح ارشاد موجود ہے کہ " جو عورت عطر لگا کر لوگوں کے درمیان سے گزرتی ہے وہ آوارہ قسم کی عورت ہے بلکہ اس سے بھی سخت الفاظ کہ " جب تک وہ واپس آکر جنابت والا غسل نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی "۔

پھر راستے کے درمیان چلنا۔ جب کہ " رسول اللہ ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو راستے میں ملے جُلے دیکھ کر فرمایا۔ " اے عورتو! تم اِدھر اُدھر ہو جاؤ۔ تمہیں راستے کے درمیان نہ چلنا چاہئے "۔ بہن قربان جاؤں اُن عورتوں کے اِتباع کے جذبے پر، حدیث شریف میں آتا ہے کہ یہ سن کر عورتیں دیوار کے ساتھ لگ کر چلنے لگیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے دیواروں کے ساتھ رگڑ کھاتے تھے۔ مگر اب راستہ کے درمیان چلنا اور وہ بھی اُچھل اُچھل کر۔ بہن! اس طرح تو کوئی عورت اپنے گھر کی سیڑھیاں بھی نہیں اُترتی۔ اللہ کی قسم! مرد بھی اس طرح تھرکتے ہوئے نہیں چلتے جس طرح آج کل بازاروں میں عورتیں چلتی ہیں۔ پھر خوب سج دھج کر نکلنا، پاؤں میں پازیب، چھن چھن کی آوازیں، یقین مانو یوں لگتا ہے جیسے قربانی کی گائے کو سجا کر بازار میں پھرایا جا رہا ہو بلکہ بعض دفعہ تو بازار میں بڑی عجیب عجیب شکلیں دیکھنے کو ملتی ہیں، کچھ بہنوں نے لِپ اسٹک کا اتنا بے ڈھنگا استعمال کیا ہوتا ہے کہ پہلی نظر میں یہی لگتا ہے جیسے بلی ٹماٹو کیچپ کھا کر بھاگی ہو۔ شاید ان کے گھر آئینہ نہیں ہوتا۔

میری بہن! عورتیں گھر میں اپنے شوہروں سے اتنی آزادانہ گفتگو نہیں کرتیں، جتنی آزادانہ گفتگو دوکانداروں سے کرتی ہیں۔ دُوکان پر چڑھتے ہی دُوکاندار بوتل منگوالیتا ہے۔ جس کے دُگنے پیسے بل میں ڈال کر وصول کر لیتا ہے اور صرف ایک گھونٹ پینے کی دیر ہوتی ہے کہ گیس کی وجہ سے باتیں باہر آنا شروع ہو جاتی ہیں پھر وہ عورت پہلے ہی گھونٹ پر پورے گھر بلکہ پورے خاندان کے حالات بیان کرنا شروع کر دیتی ہے اور گھر آکر خاوند پر یونہی رُعب جماتی ہے کہ تم مردوں کو تو چیز کا ریٹ کرنا نہیں آتا، یہ دیکھو آدھی قیمت پر لے آئی ہوں بلکہ لُوٹ لائی ہوں۔ اس بیچاری کو کیا پتہ کہ عورت کو دیکھتے ہی دُوکاندار دُگنی قیمت بتاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ دل بہلاتے ہوئے اصل قیمت پر آجاتا ہے۔ وہ عورت سب کو یہی بتلاتی پھرتی ہے، ہنھ! بڑا ہوشیار بنتا تھا، میں بھی آخر ہر روز کی آنے والی ہوں۔

میری پیاری بہن! کچھ بہنیں گھر میں خاوند سے خالص پنجابی لہجے میں تُو تُو کر کے

ب ہوتی ہیں مگر کسی دُوکان پر قدم رکھتے ہی ان کی طبیعت میں شائستگی آ جاتی ہے، زبان میں
ی سی گھل جاتی ہے اور فوراً ہی اُردو میڈیم ہو جاتی ہیں، پھر بے پردہ، باریک لباس اور میک
سے اٹا ہوا چہرہ لے کر ایک ایک دُوکاندار کے پاس گھٹنوں بیٹھ کر بے باک قسم کی گفتگو کرنا،
ی قسم! کسی مسلمان کو ہی نہیں بلکہ کسی غیر مسلم عورت کو بھی زیب نہیں دیتا۔ نبی کریم ﷺ نے
یا "لوگو! عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ دیور اور جیٹھ؟ آپ
ﷺ نے فرمایا وہ تو موت ہیں"۔ بہن! میرے پاک پیغمبر جناب محمد ﷺ نے دیور اور جیٹھ
پردے کی اتنی تلقین کی کہ عورت کے لیے انہیں موت قرار دیا اور آج ہم امتی شادی کے پہلے
ہی اپنے نبی ﷺ کے اس فرمان کا مذاق اس طرح اڑاتے ہیں کہ "گوڈا اٹھائی" کی رسم
ی کرنے کے لیے اونٹ جتنے دیور کو اس نئی نویلی دلہن کے گھٹنے پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ چاہے اس
ی کی ٹانگ ٹوٹ جائے۔ بہن! دراصل یہ سب اُس رب کی سزا کا اثر ہے جو ڈنڈے سے نہیں
بلکہ مت مار دیتا ہے اور ہماری بھی مت ماری گئی ہے۔

پیاری بہن! آج اس گئے گذرے دور میں بھی الحمد للہ ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے
ﷺ کی پاک شریعت پر سختی سے عمل پیرا ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر موقع پر ان کی مدد فرماتا ہے۔ اس
جیتی جاگتی مثال ہمارے شہر کے ایک بزرگ ہیں۔ جن کے ہاں ایک کھاتی پیتی فیملی رشتے کی
واست لے کر آئی۔ بزرگ فرمانے لگے، مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر ان شرائط پر کہ شادی سے
اور شادی کے بعد کوئی غیر شرعی رسم نہیں ہوگی اور میری بیٹی لڑکے کے دوسرے بھائیوں سے
ہ کرے گی۔ بہن! لڑکے کے والدین نے سن کر یہ نہیں کہا" کیا ہمارے بیٹے اتنے بُرے ہیں
آپ کی بیٹی ان سے پردہ کرے گی یا ایسی نیک پروین کو آپ اپنے گھر ہی رکھیں تو بہتر ہے"۔
انہوں نے بخوشی قبول کیا اور منگنی ہو گئی۔ لڑکے کے والد نے کہا محترم اگر آپ اجازت دیں تو
جا کر اپنی بیٹی کو پیار دے آؤں۔ بزرگ فرمانے لگے، آپ کی بیٹی نکاح کے بعد بنے گی۔ ابھی
پ کے لیے غیر محرم ہے لہذا آپ بھی گناہ گار ہوں گے اور وہ بھی۔ بہن! لڑکے کے باپ نے
واب سُن کر منگنی توڑنے کا اعلان نہیں کیا بلکہ نہایت عاجزی سے کہا "میرے لیے یہی سعادت
خوشی کی بات ہے کہ آپ جیسے نیک آدمی کی بیٹی میرے گھر بہو بن کر رہے"۔

بہن! اس واقعہ میں ہمارے لیے ایک سبق تو یہ ہے کہ آج کل لڑکے والے ایک جلوس

کی شکل میں لڑکی کو دیکھنے جاتے ہیں، جس میں لڑکے کے دوست بھی شامل ہوتے ہیں۔ منگنی
موقع پر لڑکا اپنی منگیتر کو خود انگوٹھی پہناتا ہے اور دونوں کو اکٹھے بٹھا کر تصویریں بنائی جاتی ہیں۔
کئی گھنٹے ٹیلی فون پر گفتگو ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ شادی سے پہلے ہی ملاقاتوں اور سیر و تفریح کا سلسلہ
شروع ہو جاتا ہے اور اکثر انہی قباحتوں کی وجہ سے جلد منگنی ٹوٹ جاتی ہے اور اگر شادی ہو
جائے تو ان غیر شرعی رسموں کی نحوست کی وجہ سے جلد ہی طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

پھر اس واقعہ میں ان والدین کے لیے بھی ایک عبرت ہے جو شادی بیاہ کے موقع پر
اپنی جوان بچیوں کو بے پردہ، چمکیلے اور بھڑکیلے لباس کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہوتا
کہ ایسے موقعوں پر چونکہ خاندان بھر کے لڑکے جمع ہوتے ہیں اس لیے ہماری بیٹی جتنا سج دھج
نکلے گی اتنا ہی جلدی اور اچھا رشتہ ملے گا۔ انہیں شیطان یہ دھوکہ دیتا ہے کہ اگر بچی باپردہ رہے
اس کا رشتہ لینے کوئی نہیں آئے گا۔ بہن! کیا تم سوچ سکتی ہو کہ ایک ماں اپنی بچی کو اللہ کی رضا
خاطر باپردہ رہنے کی تلقین کرے اور بچی بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم سمجھ کر باپردہ ر
تو کیا اس کا رب اسے یونہی بے یار و مددگار چھوڑ دے گا؟ کیا وہ ساری عمر بن بیاہی اپنے والد
کے گھر ہی بیٹھی رہے گی؟ نہیں میری بہن نہیں! بلکہ لوگ خواہش کریں گے کہ کاش! ایسی
ہمارے گھر کی بہو بنے، جس کی مثال میں نے ابھی اوپر بیان کی ہے۔

تو بات ہو رہی تھی کہ کچھ بہنیں دوکان پر قدم رکھتے ہی اردو میڈیم ہو جاتی ہیں۔ بہ
اس میں شک نہیں کہ بعض دُوکاندار بھی بڑی ذلیل اور گھٹیا ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں۔
کے گھروں میں خوبرو بیویاں موجود ہوتی ہیں، بیویاں نہیں تو کم از کم مائیں یا بہنیں تو ضرور ہ
ہیں۔ مگر وہ اپنی ذلیل اور گھٹیا حرکتوں کی وجہ سے اپنا کاروبار تباہ کر لیتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے
گھر سے کاروبار کیلئے نہیں بلکہ اسی کام کیلئے آتے ہیں۔ ایسے دُوکانداروں کی بیویوں کو میرا مشو
ہے کہ کسی دن برقعہ پہن کر اپنے شوہر کی دُوکان پر جائیں پھر دیکھیں کیسے کیسے راز کھلتے ہیں؟

بہن! آخری بات جو بتاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، انتہائی شرمناک بات کہ کچھ بہنیں
دُوکاندار سے باتیں کرتے ہوئے اُس کے سامنے ہی قمیض اُٹھا کر بچوں کو دُودھ پلانا شروع
دیتی ہیں، ڈوب مرنے کا مقام ہے، عورت کے معنی ہی چھپی ہوئی چیز کے ہیں۔ بہن! میں خود بھ
ایک عورت ہوں مگر میں یہ کہنے میں شرم محسوس نہیں کرتی کہ ایسی عورت، عورت کہلوانے کی حق د

بں بلکہ وہ تو بنی اسرائیل کی گائے ہے گائے، جو دیکھنے والوں کو خوش کرے۔ بہن! اللہ کی قسم یہ وہ
رتیں ہیں کہ مسلمان عورتوں کو ان سے بھی پردہ کرنا چاہئے۔
بہن! افسوس کہ تم نے قرآن پاک ناظرہ بھی نہیں پڑھا۔ اگر تم نے قرآنِ پاک سمجھ کر
ھا ہوتا تو آج یہ نوبت نہ آتی اور اتنی باتیں سمجھانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ اَب تم ہی انصاف
رنا کہ ہم عورتیں قرآن پاک کی کتنی صریح خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ کیا ہمیں اپنا مرنا یاد
ہیں؟ کیا یہ بھی یاد نہیں کہ ایک دن اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اور قرآنِ پاک کی ایک ایک
لاف ورزی کا جواب دینا ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَ
أَقِمْنَ الصَّلَوٰةَ وَآتِينَ الزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (الاحزاب۔۳۳)

(اے عورتو) ٹِک کر رہو اپنے گھروں میں اور پہلی جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی
پھرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی۔

ب کھیل کے میدانوں، سینما گھروں، ہوٹلوں، باغوں اور بازاروں میں یوں بے لگام پھرنا، کیا
ں قرآنی حکم کی کھلی خلاف ورزی نہیں؟ پھر آج کی سج دھج اور بناؤ سنگھار نے تو زمانہ جاہلیت کو
ھی مات دے دی ہے۔ اَب کہاں نماز، کہاں زکوٰۃ اور کہاں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی
طاعت؟ یہ سب صرف اور صرف بے حیائی کے کمال ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ
مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ط ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
رَحِيمًا o (الاحزاب۔ ۵۹)

اے نبی ﷺ فرما دیجئے اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور تمام مومنوں کی
عورتوں سے کہ (ضرورت کے وقت جب باہر نکلنا پڑے) تو اپنے اُوپر اپنی بڑی
چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ (طریقہ اس بات کے) قریب تر ہے کہ وہ پہچان
لی جائیں اور ستائی نہ جائیں اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ب بلا ضرورت گھر سے نکلنا اور وہ بھی اتنی بے پردہ کہ اللہ کی پناہ! اَب کہاں بڑی چادر اور کہاں
رقعہ؟ کیا یہ قرآن حکیم کی کھلی خلاف ورزی نہیں؟

اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا o (سورۃ الاحزاب ۳۲)

اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو (غیر مردوں سے) نرم زبان سے گفتگو نہ کیا کرو کہ وہ (بے حیاء) شخص جس کے دل میں مرض ہے لالچ میں پڑ جائے اور گفتگو کرو تو باوقار انداز میں کرو۔

اَب دیکھ لو! جیسا اندازِ گفتگو شوہر سے ہونا چاہئے وہ غیر محرم مردوں سے ہو رہا ہے اور جس قسم اندازِ گفتگو غیر محرموں سے ہونا چاہئے وہ شوہروں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کیا یہ قرآنی حکم کی کھ خلاف ورزی نہیں؟

وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ o (سورۃ النور ۳۱)

اور اپنی اوڑھنیوں سے اپنے سینوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔

پہلے دوپٹے بڑے تھے پھر چھوٹے ہوئے، آہستہ آہستہ ایک مفلر سا رہ گیا، اب وہ بھی غائب چکا ہے، آئندہ کیا ہوگا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کیا یہ سب اس قرآنی حکم کی کھلی خلاف ورزی نہیں'
اچھی بہن! اتنی کھلی کھلی خلاف ورزی اور اب بھی ہم پوری ڈھٹائی کے ساتھ اپنے آ، کو مسلمان کہتی ہیں، اللہ کے واسطے نہ بدنام کریں قرآن کو، نہ بدنام کریں نبی ﷺ کے فرمانَ نہ بدنام کریں شریعتِ محمدی ﷺ کو۔ کیوں ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلا؛ اعلانیہ جنگ شروع کر رکھی ہے؟ ہماری انہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے کہ ہمارے گھر دوزخ بنے ہو۔ ہیں، ہمارے گھروں میں بے سکونی ہے، ہماری اولادیں نافرمان ہیں، ہمارے ازدواجی تعلقا، حددرجہ خراب ہیں، ہمارے رزق سے برکت اُٹھ چکی ہے، ہمارے گھروں میں خطرناک بیماریو نے ڈیرہ ڈالا ہوا ہے۔ مسلمان بہنو! ابھی وقت ہے۔ آؤ سب بہنیں مل کر اللہ سے سچی توبہ کر کہ پروردگار ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما اور بقیہ پوری زندگی شریعت محمدی ﷺ کے مطا گزارنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

سُمَیّہ بہن! کیا واقعی یہ سب باتیں قرآن پاک میں لکھی ہوئی ہیں؟

ہاں! تم کہو تو میں ابھی قرآن پاک لا کر دکھا دیتی ہوں۔

اچھا! میں تو یہی سمجھتی رہی کہ یہ سب میرے خاوند کی بنائی ہوئی باتیں اور لگائی ہوئی پابندیا

۔ مجھے کیا پتہ کہ یہ سب کچھ اللہ رب العزت نے اپنے پاک کلام میں اِرشاد فرمایا ہے۔ اللہ گواہ
اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں کیوں اپنی دنیا و آخرت برباد کرتی ؟ بہن ! اللہ بھلا کرے تمہارا، تم
میرا گھر برباد ہونے سے بچالیا ورنہ میں تو اپنے لئے جہنم خرید چکی تھی۔ اللہ تم جیسی سہیلی سب
ں کو دے۔ میں ابھی جا کر اپنے خاوند سے معافی مانگتی ہوں اور تمہارے ساتھ وعدہ کرتی ہوں
بہت جلد اس گھر کو ایک مثالی گھر بنا کر دکھاؤں گی اور انشاء اللہ ! آئندہ پابندی کے ساتھ نماز
وں گی اور تم آج کے بعد کبھی مجھے بے پردہ نہیں دیکھو گی۔ لیکن بہن ! حیران ہو رہی ہوں
اری گفتگو سن کر کہ ایک عورت ہوتے ہوئے دین کی اتنی سمجھ؟

بھئی یہ سب اللہ بزرگ و برتر کا فضل اور پھر میرے ماں باپ کی بہترین تربیت کا اثر ہے اور
اس نام کی تاثیر بھی ضرور ہوگی جس نسبت سے میرے ماں باپ نے میرا نام سُمَیَّہ رکھا۔ وہ
ں حضرت عمارؓ کی والدہ اور حضرت یاسرؓ کی بیوی حضرت سُمَیَّہؓ۔ دین کی خاطر بڑی تکالیف
اشت کیں اس پاک دامن عورت نے اور اسلام میں سب سے پہلی شہید خاتون ہونے کا
بھی اسی کو حاصل ہے۔ اللہ اُس کے درجات اور بلند کرے۔ بہن ! آخر میں میری دعا ہے
اللہ تمہیں اور تمہاری بچی کو تمہارے خاوند کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور جنت الفردوس میں
تم دونوں میاں بیوی کو بلند ترین مقام نصیب فرمائے۔ (آمین)

صُفّہ اسلامک سنٹر ، منیر چوک گوجرانوالہ Ph:733186
Fax:733187 E-Mail:suffah@hotmail.com